ماحول اور جنگل

احمد نور خاں

تعارف: ماحول کے بغیر زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے کہ ماحول کے زیر اثر زندگی وجود میں آتی ہے اور پروان چڑھتی ہے۔ لیکن قدرتی ماحول میں انسان کی پیدا کردہ آلودگی کے سبب صرف فطرت کا حسن ہی نہیں بلکہ فطرت کا نظام بھی متاثر ہوا ہے۔ آج یہی آلودگی زمین پر موجود زندگی کے لیے نقصان دہ بن گئی ہے

احمد نور خاں ایک سائنس داں ہیں۔ ان کا یہ مضمون ماحولیات اور اس کے تحفظ پر بھرپور روشنی ڈالتا ہے۔

ماحول ہماری پیدائش، نشونما اور فلاح و بہبود پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ماحولیات، ایک جاندار اور اس کے ماحول کے درمیانی تعلق و باہمی ربط کو کہتے ہیں۔ وہ اشیا جو یقینی طور پر خطرناک ہیں یا جو ماحول کے استعمال میں خلل پیدا کرتی ہیں۔ آلودگی کہلاتی ہیں۔

ماحول اور ہماری صحت کا بہت قریبی رشتہ ہے۔ لوگوں کی خوشحالی کسی حد تک خوشگوار ماحول کا نتیجہ ہے۔ لیکن آلودگی، ماحول اور انسانی صحت دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ ہوا پانی اور زمین میں بہتی ہوئی گندگی ہماری سانس اور کھانے پینے کی اشیا کے ساتھ ہمارے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ اگر آلودگی کی مقدار زیادہ ہو یا پھر کم مقدار ایک طویل عرصے تک جسم میں جذب ہوتی رہے تو بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اکثر موت واقع ہو جاتی ہے

ہوا میں اڑتے ہوے گرد و غبار یا وہ ذرات اور دھواں جو کارکانوں کے عمل یا جنگل کی آگ وغیرہ عمل سے پیدا ہوتے ہیں یا وہ معدنی ذخیرے جو دریا میں بہ کر پہنچ جاتے ہیں آلودگی پیدا کرتے ہیں۔ انسانی عمل سے پیدا ہونے والی اس آلودگی سے ہم متاثر ہوے بغیر نہیں رہ سکتے تاہم انکی مقدار اگر ماحول میں ایک حد تک بڑھ جاے تو انسانی صحت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

اسی طرح انسان اپنے ہی ماحول میں طرح طرح کے خلل ڈالتا ہے۔ مثلاً (۱) ضرورت سے زیادہ بڑھتی ہوئی آبادی (۲) سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی (۳) بلا امتیاز جانوروں کا شکار اور جنگلوں کی کٹائی۔

زمین پر جس طرح آبادی بڑھتی گئی۔ خوراک، جگہ اور کارخانوں کی ضروریات بھی بڑھتی گئیں اور ان ضروریات کو پوری کرنے کے لئے جنگلات کاٹے گیے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ جنگل کئی جانداروں کی پناہ گاہ ہے۔ سبزہ زار اور جنگلات، کل آکسیجن کی تقریباً تیس فیصد مقدار فراہم کرتے ہیں۔ جنگلات اور سبزہ زاروں کی مسلسل تباہی ان جانداروں کے لیے ایک مسئلہ اور ہوا میں آکسیجن کی کمی کا باعث بن گئی ہے اور یہ مسئلہ ملک کی معاشی حالت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ بات پوری طرح واضح ہے کہ اچھی زمین جب زرخیز ہوتی ہے تو وہ درختوں سے ڈھکی ہوتی ہے اس کی تین وجوہات ہیں: (۱) درخت ہوا کو روکتے ہیں، تیز ہوا کی رفتار اور طاقت کو کم کرتے ہیں اور زمین کے کٹاؤ کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ (۲) درختوں کی جڑیں مٹی کو مضبوطی سے پکڑتی ہیں بارش یا سیلاب کے بہاؤ میں زرخیز زمین کے بہہ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ (۳) جب پیڑ پودے زمین میں سڑ گل جاتے ہیں تو ان سے بنی ہوئی مٹی زرخیز زمین میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

انسان نے سبزہ زاروں کو تباہ کر کے زمین کی زرخیزی چھین لی ہے اور اسے بنجر علاقوں اور پھر ریگستان میں بدل دیا ہے مثلاً تھار ریگستان انسان نے بنایا ہے ایک زمانے میں یہ علاقہ کافی گھنا جنگل تھا اور کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ اکبر وہاں اکثر شکار کھیلا کرتے تھے لیکن یہ تباہ کن کام ملک میں اب بھی جاری ہے اور ایندھن، عمارتی ضروریات وغیرہ کے لیے مسلسل جنگلات کاٹے جارہے ہیں۔

پہاڑی علاقوں کے ڈھلان والے خطوں میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے یہ اس لیے کہ عام طور پر وہاں ہریالی اور درخت ہوتے ہیں لیکن سبزہ زار اور جنگلات نہ ہونے سے کھلی میدانی زمین، بارش کے پانی کو روک نہیں پاتی جس کے نتیجے میں سیلاب آتے ہیں اور پھر پانی کی بے حد کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تیز رفتاری کے ساتھ جو گاد بہہ کر آتی ہے وہ ندیوں اور جھیلوں کی گہرائی کو کم کر دیتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں جنگلات اور سبزہ زار پانی کے سلسلے میں باقاعدگی لاتے ہیں لیکن جنگلات کی غیر موجودگی کے سبب کبھی سیلاب آتے ہیں اور کبھی خشک سالی۔ بہار، گجرات، راجستھان، اور مہاراشٹرا ایسے علاقے ہیں جو بری طرح خشک سالی کا شکار ہویے ہیں۔ اس کے علاوہ بیشتر جھیلیں جو ڈھلان والے علاقوں میں پہاڑوں سے گھری ہیں اگران کی ڈھلان پر شجرکاری نہ ہوتو بارش کا پانی مٹی کی اوپری سطح کو بہالے جاتے ہیں۔

ندی اور جھیلوں میں پانی کی کمی کے سبب، پینے کے علاوہ کارخانوں میں توانائی پیدا کرنے اور سینچائی کے سلسلے میں بڑی پریشانی ہوتی ہے۔

ہوا کو دنیا کے کسی ملک کی فضا یا سرحد کے قید میں نہیں رکھا جاسکتا۔ کارخانوں کا دھواں اور زہریلی گیس ہوا میں آلودگی پیدا کرتی ہے جس سے سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے اور پھیپھڑوں کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا چھوٹی سطح کی شجرکاری آج کل دیہاتی اکثریت کی ضرورت ہے۔ (۱) جلانے کی لکڑی کھانا پکانے کے لیے (۲ لکڑی تعمیرات کے لیے (۳) مویشیوں کے لیے چارہ کے طور پر درخت کی ضرورت (۴) زمین کی حفاظت اور غذا کی پیداوار کے لیے شجرکاری۔ یہ ذکر یہاں دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ سوئزرلینڈ میں شجرکاری کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ عوام شرکت کرتے ہیں۔ جہاں صرف ۵ رفیصد جنگلات حکومت کے کنٹرول میں ہیں جبکہ ۶۸ رفیصد مشترکہ کاشت سرکاری اور ۲۷ فیصد نجی ملکیت میں ہیں۔

بڑھتی ہوئی آبادی اور فی کس زرعی زمین میں کمی کو دیکھتے ہوئے ہمیں کم زمین میں زیادہ درخت اگانا ہے۔ یہ جب ہی ممکن ہے جب ہم ۲۵ ر فیصد پھل والے درخت، چارہ، ایندھن، کھاد اور ریشے دار شجر لگائیں۔

معاشرتی جنگل بانی عموماً سماج کے لئے ہے۔ سندر لال بہوگنا نے ۱۹۷۳ء میں ایک تحریک شروع کی جسے ''چپکو تحریک'' کہتے ہیں اس کا مقصد درختوں کو کاٹے جانے سے بچانا ہے جب بھی کوئی شخص درخت کاٹنے کی کوشش کرتا عموماً عورتیں درختوں سے چپک جاتیں اور اس طرح درختوں کی جان بچ جاتی۔ بہوگنا کے خیال میں ہمارے آباواجداد جنگلات میں درختوں، ندیوں اور جھیلوں کے درمیان رہے اور انھوں نے زندگی کو کائنات کے ایک خاندان کا تصور دیا۔ لیکن جب ہم ایسی تہذیب جو سمندر کے کنارے یا صحرا میں نمودار ہوئی تو اس کے یہ اثر ہم نے شہر آباد کیے اور زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے جنگلوں کو کاٹا۔ ہماری تہذیب کی دوڑ انسان اور قدرت کے درمیان رشتے کی تبدیلی کا باعث بنا۔

چپکو تحریک کی شروعات ایک معاشرتی تحریک سے ہوئی جس کا مطالبہ تھا، مقامی تجارت کے لئے سستی خام اشیا فراہم کرنا تاکہ ٹھیکہ داری کا نظام ختم ہو مگر یہ ایک ماحولیات کی تحریک بن اس تحریک میں شامل گاؤں کی سیدھی سادھی خواتین کا نعرہ ہے:

''ہمیں جنگل کیا دیتا ہے۔ مٹی پانی اور صاف ہوا''

اور یہی مٹی پانی اور صاف ہوا ہماری زندگی کی بنیادی ضروریات ہیں۔

★★★

سوالات

۱۔ماحولیات کیا ہے؟
۲۔آلودگی کسے کہتے ہیں؟
۳۔آلودگی ہمیں کیا نقصان پہنچاتی ہے؟
۴۔انسان اپنے ماحول میں کس طرح خلل ڈالتا ہے؟
۵۔درختوں کے فوائد تحریر کیجیے؟
۶۔''چپکو تحریک'' کیا ہے؟

مشق

۱۔لفظ و معنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نشوونما	پھولنا۔پھلنا	آلودگی	ناپاکی۔گندگی
ربط	لگاؤ۔تعلق	اشیا	شے کی جمع۔چیزیں
باہمی	آپس کا	جذب	چوسنا۔کھینچنا
خلل	بگاڑ۔خرابی	معدنی	دھاتی۔کان سے تعلق
شجرکاری	درخت لگانا	توانائی	طاقت۔زور
خشک سالی	سوکھا۔کال	مشترکہ	ساجھے کا۔شرکت کیا ہوا
خواتین	خاتون کی جمع۔عورتیں	☆☆	☆☆

۲۔اس سبق سے دس عدد چار حرفی الفاظ اور دس عدد پانچ حرفی الفاظ چن کر کاپی میں تحریر کیجیے۔جیسے تعلق (چار حرفی) ماحول (پانچ حرفی)

۳۔ مصدر یعنی وہ لفظ جس سے اور کلمے یا الفاظ بنتے ہیں۔ اردو کے سب مصدر ''نا'' پر ختم ہوتے ہیں۔ ''نا'' اردو مصدر کی علامت ہے۔ مثلاً دوڑنا، ہونا، کرنا وغیرہ۔

ذیل کے مصدروں سے جملے بنائیے۔

پڑھنا۔ سونا۔ چلنا۔ کرنا۔ جلنا۔

۴۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے:

(الف) ماحول اور ہماری صحت کا بہت قریبی.........ہے۔

(ب).......کئی جانداروں کی پناہ گاہ ہے۔

(ج) درختوں کی.........مٹی کو مضبوطی سے پکڑتی ہیں۔

(د) سندر لال بہوگنا نے سن.......میں ایک تحریک شروع کی تھی۔

۵۔ آپ کے لیے کام:

اپنی پروجکٹ کاپی میں پیڑ اور پودے بنا کر ان میں مناسب رنگ بھریے اور بیس جملوں میں لکھیے کہ پیڑ اگانا کیوں ضروری ہے؟